

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 67 : ○ مسلط : قابض ○ بحر اکامل : ایک بڑا سمندر ○ ہونو لولو : جزیرہ ہوائی کا دارالحکومت ○ ڈھارس : حوصلہ ○ الامان : خدا کی پناہ ○ اللہ اللہ کرتے : مشکل سے، اللہ کا ذکر کرتے ○ ہول اٹھنا : خوف آنا ○ مراجعت : واپسی ○ اوکھلی میں سر دیا تو دھمکوں سے کیا ڈرنا : مشکل کام میں ہاتھ ڈالنے کے بعد گھبرانا نہیں چاہیے، خطروں سے کھیلنے والے گھبراتے نہیں ○ طاق : ماہر ○ پل : لحد ○ گویا : یعنی، ○ بی اداسی : فضائی کمپنی کا نام ○ کسر شان : شان کے خلاف ○ ٹھکی لگنا : پڑاؤ ڈالنا ○ شیر خوار : دودھ پینے والا ○ جائے پیدائش : پیدا ہونے کا مقام ○ ارمان : خواہش ○ افس : محبت ○ سیاح : سیر کرنے والا ○ ناگفتہ بہ : ناقابل بیان

صفحہ نمبر 68 : ○ بنیا پولیس : ہندو پولیس ○ قصہ کوتاہ : مختصر یہ کہ ○ بین ایم : امریکی ہوائی کمپنی کا جہاز ○ کھٹارا : بہت پرانا ○ چھاج : گیہوں صاف کرنے کا خاص برتن ○ گیہوں : اناج ○ رسم دیرینہ : پرانی رسم ○ خاطر مدارت : مہمان نوازی، آؤ بھگت ○ جل تو جلال تو : پوری مثل ہے ”جل تو جلال تو، آئی بلا کو نال تو“ یعنی خدا سے دعا کی جارہی ہے کہ وہ بلاؤں سے محفوظ رکھے ○ ریشم کی طرح سر سر کرتا گزر گیا : بخیر و عافیت گزر گیا ○ دارالسلطنت : دارالحکومت ○ گھرے : پھولوں کے ہار ○ نچھاور کرنا : قربان کرنا

صفحہ نمبر 69 : ○ ندارد : غیر موجود، غائب ○ لدی پھندی : بھری ہوئی ○ گٹار : ایک مغربی ساز ○ حسب معمول : معمول کے مطابق ○ موزے : جراثیم ○ ریز گاری : بستے ○ پیٹری : کھانے پینے کا سامان اور برتن رکھنے کا کمرہ ○ اودھم مچنا : شور و غل ہونا ○ ہیوی ویٹ : باکسنگ اور کشتی کے مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے لیے وزن کا ایک خاص پیمانہ ○ چمپئن : فاتح ○ تنبیہ : خبرداری، وارننگ ○ واللہ اعلم : اللہ بہتر جانتا ہے

صفحہ نمبر 70 : ○ آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہونا : مشکلات اور مسائل کا پتا چلنا ○ کمر کس لینا : کسی کام کے لیے تیار ہو جانا ○ لٹچ : دوپہر کا کھانا ○ عمیق تر : زیادہ گہرا ○ زمرہ کی آمریت : ہنرے کی حکومت ○ کہنہ مشق : تجربہ کار ○ شباب : جوانی ○ آنکھیں خیرہ ہونا : آنکھیں چندھیا جانا ○ وجدانی حسن : وجد کی کیفیت طاری کرنے والا حسن ○ کوہسار : پہاڑ ○ سنگلاخ : پتھر یلا ○ ازلی : شروع سے ○ رین بسیرا : راتوں کا ٹھکانا ○ دوڑی چھوٹی : فرصت ملنے پر ○ پتک منانا : اہل خانہ یا احباب کا جمع ہو کر کسی مقام کی سیر کو جانا ○ مہذب : تہذیب یافتہ ○ شفاف : بہت صاف

صفحہ نمبر 71 : ○ لامحدود : جس کی حد نہ ہو ○ افراط : بہتات ○ فراوانی ○ ذخار : بھرا ہوا، البریز ○ بروئے زمین برسر پیکہ ہوا : زمین پر قائم ہوا ○ باطلی : چھوٹی چھوٹی متفرق اشیاء بیچنے والا ○ پنساری : دو فروش ○ دیوالیہ ہو جانا : کنگال ہو جانا ○ مہا گرو : بڑا گرو ○ اختراع : ایجاد ○ شیطان کی آنت ہونا : بہت طویل ہونا ○ میل : اشیاء

کو سستے داموں فروخت کرنا ○ پہلے بے میں: پہلے پھیرے میں ○ نرسری: چھوٹے بچوں کے پڑھنے، کھیلنے کی جگہ ○ شاہنگ: خریداری ○ توسل: وسیلہ ○ پھنچر: پھنسی پرانی

صفحہ نمبر 72: ○ مانوس: جان پہچان والا ○ بے سرو پا: سر اور پاؤں کے بغیر ○ دغا: دھوکا ○ دھپ لگانا: تھپڑ مارنا ○ ترمرے: ٹی وی خراب ہونے یا نشریات رکھنے پر سکمرین پر نمودار ہونے والے باریک دھبے ○ ازدواجی رخ: گھریلو رخ گھریلو پہلو ○ گزستہ: سلیقہ مند، نگہوار ○ مدارج: درجے ○ ہمہ گوں: ہر رنگ کی ○ چاشنی: منہاس ○ چسکا: مزہ ○ فیڈرل: وفاقی ○ سکالر: دانشور ○ ٹھاٹ: عیش ○ معیاد: مدت، دورانہ ○ ریسرچ: تحقیق ○ گمن: خوش، محو ○ غپ اڑانا: گپیں ہانکنا

صفحہ نمبر 73: ○ ارضی: زمینی ○ رقابت: دشمنی، مقابلہ ○ ایمان شکن: بے ایمان کر دینے والا ○ گارڈینا: بازو کے طور پر لگایا جانے والا جھاڑی دار پودا ○ متنوع: مختلف اقسام کے ○ غم حال: تھکا ہوا ○ دیدہ زیب: آنکھوں کو بھلا لگنے والا ○ گل آویزاں روشیں: پھولوں سے بھرے راستے ○ دل پذیر عنصر: پسندیدہ رخ، دل میں جگہ بنانے والا پہلو ○ بین الاقوامی طلبا: مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والا طلبا ○ جویدگان علم: علم کی تلاش کرنے والے ○ تنوع: رنگارنگی

سبق کا خلاصہ

دنیا کے حسین سفر ہمیشہ مجھے پسند رہے ہیں۔ نوکیوتا ہونو لولو سفر کا بہت ناک نقشہ کھینچتے ہوئے مجھے ایک خاتون نے بہت ڈرایا مگر میرے شوہر تین ماہ پہلے جا چکے تھے لہذا میرا جانا ضروری تھا اپنی مہارت استعمال کرتے ہوئے گھر سمینا اور گیراج میں بند کیا۔ چھوٹی بیٹی کو ساتھ لیا۔ کراچی سے بی، او، اے سی کانٹکٹ بک کرایا جو چوبیس گھنٹے سے کم لیٹ ہونے کو اپنی شان کے خلاف سمجھتی ہے لیکن میں اس کی آرام دہ نشستوں اور خوش اخلاق عملے کی وجہ سے اسے ترجیح دیتی ہوں۔ پہلا پڑاؤ کلکتہ تھا جو میری جائے پیدائش ہے۔ میں ایک برس کی عمر میں وہاں سے لائی گئی تھی۔ میں کلکتہ دیکھنا چاہتی تھی مگر ایئر پورٹ سے پولیس سٹیشن تک کسٹم اور پولیس نے جو سلوک کیا اس کے بعد دُعا کرتی ہوں کہ خدا کسی شریف انسان کو کلکتہ نہ لے جائے۔ غالب نے کلکتہ میں کچھ دیکھا تو وہ ہندوستانی کسٹم اور پولیس سے پہلے دیکھا ہوگا۔ ہم نے جان چھڑائی اور ہانگ کانگ پہنچے، پھر نوکیو کے لیے روانہ ہوئے۔ چین ایم کا پرانا کھٹارا جہاز چار گھنٹے لرزتا رہا۔ ہم سفر جا پانی بولا یہ کچھ بھی نہیں۔ نوکیوتا ہوائی سفر میں جہاز ایسے اچھے گا جیسے چھاج میں گیہوں۔ دو دن بعد اس سفر کا آغاز کرتے ہوئے ہم نے اللہ سے دُعا مانگی کہ عزت رکھ لے۔ سفر بخیریت گزر گیا ایسے خوشگوار چھ گھنٹے میں نے کبھی نہیں گزارے تھے۔

جہاز رات ساڑھے دس بجے ہونو لولو اترامیاں کو تار دیا تھا اُمید تھی کہ وہ ہوائی کی رسم کے مطابق پھولوں کے ہار لے کر ایئر پورٹ پہنچیں گے لیکن میاں ریاض الدین غائب تھے۔ وہ تین گھنٹے بدل چکے تھے اور مجھے پتا بھی معلوم نہ تھا۔ ہوائی یونیورسٹی سے معلوم کیا۔ ہائی رائز ہوٹل پہنچی مگر میاں نہ ملے غصہ بھی آیا اور پریشان

بھی ہوئی، اچانک ایک کار آئی۔ لڑکیاں اتریں اور مجھے ہار پہنائے۔ پیچھے ایک اور کار سے ہوائی گیت گاتے
نوجوان اور میاں ریاض الدین اترے۔ لڑکیوں نے بتایا ہوائی کا وقت جاپان سے چوبیس گھنٹے پیچھے ہونے کی وجہ
سے تاریخوں میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔ میں نے ٹیکسی والے کا شکریہ ادا کیا اور خدا کا شکر کر کے گھر روانہ ہوئی۔

گھر کے ہر کونے میں منوں کوڑا، درازوں سے میلے موزے اور رومال، جیبوں سے تھیز اور سینما کی
پرچیاں ملیں۔ برتن بغیر دھلے پڑے تھے۔ میاں نے نکال کر استعمال کرتے جاتے تھے۔ انہی حالات کے
باعث وہ اصرار کر رہے تھے کہ بتیاں مت جلاؤ، گھر صبح دیکھ لینا۔ رات کے دو بجے ہمسائے نے گرجدار آواز میں
خاموشی کا حکم دیا۔ یہ ہمسایہ ہوائی کا ہیوی ویٹ چمپئن تھا۔ دو منٹ میں لڑکیاں لڑ کے غائب ہو گئے اور ہم سو گئے۔
میں بیدار ہوئی تو میاں دفتر جا چکے تھے ناشتہ بنایا اور پہلی بار کھانا بھی خود تیار کیا۔ بیٹی سے مل کر گھر صاف کیا۔ لنچ
ہوٹل میں کیا۔ کام کی تھکاوٹ کے باعث رات کو بھی کچھ نہ پکایا۔ شام کو جزیرے کی سیر پہ نکلے تو ڈھلتے سورج
میں بحر اکامل اور ہر طرف سبزے کے مناظر دیکھ کر لگا کہ جزیرے اودا ہو میں یہ بوڑھی کائنات پھر سے جوان
ہو گئی ہے۔ یہ ساحل جنوبی یورپ کے ساحلوں سے زیادہ نیلا، چمکیلا اور خوبصورت ہے۔ کہیں سنگلاخ اور کہیں
سرسبز کوہسار جزیرے کا حسن بڑھاتے ہیں اگلے دن آبی مخلوق کے لیے مشہور ہنوما بے پر پکنک منائی۔ یہاں پانی
سب سے زیادہ شفاف ہے۔ قدرتی حسن میں انسان نے اپنی کاریگری سے اضافہ کیا ہے۔ اس شام ہم سپر
مارکیٹ گئے جو امریکی سرمایہ داری اور طرز حیات کا نمونہ ہے۔ انارکلی اور مال روڈ کی ساری دکانوں کا سامان
اس کی ایک لپیٹ میں آ سکتا ہے یہاں آ کر عورتوں کی آنکھیں اور بٹوے کھل جاتے ہیں ہر شے کی پچاس قسمیں
اور ہر قسم چھت تک چنی ہوئی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر ایشیا اور افریقہ کی بھوک اور قحط بھول جاتا ہے۔ میں نے تیس
ڈالر کی اشیائے خورد و نوش خریدیں جن سے کار بھر گئی۔

میری غیر موجودگی میں میاں نے سیکنڈ ہینڈ کار، ٹی وی، صوفہ، گراموفون، ٹیپ ریکارڈر اور ہلکی
کریاں خریدی تھیں۔ 1857ء ماڈل کار چلتی تو دنیا دیکھتی، رکتی تو دنیا شکر کرتی تھی۔ یہ کار صرف میاں ہی چلا
سکتے تھے۔ اس پر ہزاروں میل میر کی۔ پرانا ٹی وی چلانے کے لیے اسے تھپڑ مارنے یا گرم کبل ڈالنا پڑتا تھا۔

امریکی حکومت کے قائم کردہ ایسٹ ویسٹ سنٹر اور ہوائی یونیورسٹی میں ایک صحت مندر قابت ہے۔
یہاں بہترین پروفیسر اور دانشور لیکچر دینے کے لیے آتے ہیں۔ ایسٹ ویسٹ سنٹر میں کورس کے دوران میں
سینئر کالر کھلانا والے شرکا بارہ سو ڈالر ماہانہ وظیفہ پاتے ہیں۔ یہاں باقاعدہ کلاسز نہیں ہوتیں بلکہ لوگ ریسرچ
کرتے ہیں۔ کچھ کتابیں بھی لکھتے ہیں جو سنٹر شائع کرتا ہے۔ نمائشیں، فلم اور جشن ہوتے ہیں یہاں ایک انتہائی
حسین جاپانی باغ ہے، جس میں پھول، سبزہ، رنگین مچھلیاں اور مختلف درخت ہیں۔ ایسٹ ویسٹ سنٹر کا حسین
ترین پہلو یہ ہے کہ یہاں مختلف ممالک اور اقوام سے تعلق رکھنے والے طلباء یکجا ہوتے ہیں اور بین الاقوامی ہم
آہنگی کے ماحول میں علمی تشنگی مناتے ہیں۔

1۔ مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے۔

الف: ”نیچے بحر اکامل ہوتا ہے اور اوپر خدا، کہیں زمین کا ذرا سا ٹکڑا ڈھارس کے لیے دکھائی نہیں دیتا۔“
وضاحت: مصنفہ بیگم اختر ریاض الدین کو نوکیو سے بذریعہ ہوائی جہاز ہونو لولو جانا تھا۔ ان کی دوستوں میں سے ایک محترمہ نے یہ کہہ کر اس سفر کا نقشہ کھینچا تھا کہ سارے سفر میں جہاز کے نیچے وسیع و عریض بحر اکامل کے سوا کچھ اور نظر نہیں آتا۔ طویل ہوائی سفر ایک خاتون کے لیے اچھا خاصا امت کا کام ہے۔ اس سفر کے دوران میں نیچے زمین، شہر، جنگلات اور بستیاں نظر آتی رہیں تو دل کو کچھ نہ کچھ حوصلہ رہتا ہے لیکن اگر ہزاروں فٹ بلندی پر سفر کرتے ہوئے انسان کو نیچے سمندر کے سوا کچھ دکھائی نہ دے تو انسان خوفزدہ ہو ہی جاتا ہے۔ مٹی سے بنا ہوا انسان مٹی سے دور ہو کر بے قراری محسوس کرتا ہے۔

ب: ”اگر 26 کو جانا ہو تو 25 کی سیٹ بک کر اؤ کیونکہ وہ چودہ سو چالیس منٹ سے کم لیٹ ہونا کسر شان سمجھی ہے۔“
وضاحت: بیگم اختر ریاض الدین نے برٹش اور میز ایئر ویز کارپوریشن کی کارکردگی کو طے کرنا نہ بتایا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ اس ہوائی کمپنی کی پروازیں کم از کم چوبیس گھنٹے لیٹ ہوتی ہیں۔ اس لیے کسی مسافر کو 26 تاریخ کو کہیں پہنچنا ہو تو اسے چاہیے کہ 25 تاریخ کی پرواز میں سیٹ بک کرائے تاکہ چوبیس گھنٹے لیٹ ہونے کے بعد بھی مقررہ تاریخ کو منزل مقصود پر پہنچ سکے۔

ج: ”خدا کسی شریف انسان کو کلکتے نہ لے جائے۔ اگر مرزا غالب نے اس میں کچھ دیکھا تو ہندوستانی کسٹم آفیسر اور بنیا پولیس سے پہلے دیکھا ہوگا۔“

وضاحت: مرزا غالب سفر کلکتہ کو اپنی زندگی کا یادگار سفر سمجھتے تھے۔ ان کا شعر ہے:

کلکتہ کا جو ذکر کیا تو نے ہم نشیں

اک تیر میرے سینے میں مارا کہ ہائے! ہائے!

مصنفہ لکھتی ہیں کہ مرزا غالب کلکتہ پر فدا ہوئے تو اس کی وجہ یہ تھی کہ اس دور کا کلکتہ ہندوستانی کسٹم آفیسروں اور پولیس سے پاک تھا۔ آج کل کلکتہ جانے والوں کو ان کسٹم آفیسرز کی زیادتیوں اور پولیس کی ستم ظریفیوں کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔ اسی لیے اب کلکتہ جانا شرفا کے لیے ایک تکلیف دہ تجربہ بن چکا ہے۔

د: ”جب نوکیو سے ہوائی جاؤ گی تو ہوائی جہاز ایسے اچھے گا جیسے چھانج میں گیہوں۔“

وضاحت: بیگم اختر ریاض الدین لکھتی ہیں کہ ہانگ کانگ سے نوکیو کے سفر کے دوران میں جہاز چار گھنٹے تک خود لرزتا اور مسافروں کو لرزاتا رہا۔ ان حالات میں ایک جاپانی مسافر نے مصنفہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا تھا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ نوکیو سے ہوائی جاؤ گی تو جہاز ایسے اچھے گا جیسے چھانج میں گیہوں۔ اس تسلی میں تنبیہ کا پہلو بھی تھا کہ جہاز کے لرزنے سے خوفزدہ ہونے کے بجائے خود کو اس سے زیادہ خطرناک ہوائی سفر کے لیے ذہنی طور پر تیار کرو۔

ہ: ”سارا سفر آسمانوں میں ریشم کی طرح سرسبز کرتا گزر گیا۔“

وضاحت: مصنفہ نے ٹوکیوتا ہونو او او سفر بخیر و عافیت گزرنے کا تذکرہ کیا ہے۔ انھیں اس سفر سے بہت ڈرایا گیا تھا۔ ایک صاحبہ نے کہا تھا کہ اس سفر میں نیچے بحر الکامل اور اوپر خدا ہوتا ہے۔ زمین بالکل دکھائی نہیں دیتی جبکہ ایک جاپانی نے بتایا تھا کہ ٹوکیوتا ہونو لو سفر میں جہاز ایسے اچھلک رہے جیسے چھانچ میں گے ہوں۔ آغا سفر میں مصنفہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ سفر بخیریت مکمل ہو جائے۔ وہ لکھتی ہیں کہ میری دعا قبول ہوئی اور سارا سفر آسمانوں میں ریشم کی طرح سرسبز کرتا گزر گیا۔

و: ”ڈھلتے سورج میں بحر الکامل کروٹیں لے رہا تھا اور چاروں طرف زمرد کی آمریت مستحکم ہو چکی تھی۔“

وضاحت: مصنفہ نے جزیرہ ہوائی کے قدرتی حسن کی حسین تر قلمی تصویر دکھائی ہے۔ حتیٰ کہ غروب آفتاب کے وقت سمندر کی لہروں کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ سمندر بس سونے ہی والا ہے اور کروٹیں بدل رہا ہے۔ ہر طرف سبز ہی سبز تھا۔ مصنفہ نے سبزے کی اس فراوانی کا نقشہ کھینچتے ہوئے لکھا ہے کہ چاروں طرف زمرد کی آمریت مستحکم ہو چکی تھی۔

ز: ”سپر مارکیٹ امریکن سرمایہ داری کا مکمل مظاہرہ اور امریکن طرز حیات کا بنیادی قلعہ اور اس کی لامحدود افراط کا ذخار ہے۔“

وضاحت: مصنفہ نے لکھا ہے کہ سپر مارکیٹ دس بازاروں کا مہا گروہ ہے۔ انارکلی اور مال روڈ کی ستاری دکانوں کا سامان اس کی ایک لپیٹ میں آجائے۔ ہر شے کی پچاس اقسام موجود ہیں اور ہر قسم چھت تک چنی ہوئی ہے۔ جگہ جگہ ”سیل“ کے بورڈ لگے ہیں۔ نقد نہیں تو ادھار لے لیجیے۔ یہاں آکر عورتوں کی آنکھیں اور بٹے کھل جاتے ہیں۔ انسان وہ چیزیں بھی خرید لیتا ہے جن کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امریکی سرمایہ داری نظام اور طرز حیات کی بنیاد بنی سوچ ہے۔ غریب اور متوسط طبقے کا معاشی استحصال کر کے چند دولت مندوں کی تجوریوں میں بھری جائیں۔ اس مقصد کے لیے تشہیر کا حربہ اختیار کیا گیا ہے۔ سپر مارکیٹ میں اشیاء کی فراوانی کا مقصد یہی ہے کہ یہاں آنے والا جب خالی کیے بغیر جانے نہ پائے اور اسے کچھ نہ کچھ خریدنا ہی پڑے۔

2: درج ذیل محاورات اور ضرب الامثال کو جملوں میں استعمال کیجئے:

اوکھلی میں سردیا تو دھمکوں سے کیا ڈرتا، دھکے کھانا، اتانہ پڑھنا، خاک چھاننا، بلی کی طرح گھبرانا، شیطان کی آنت ہونا، پیٹ میں ہول اٹھنا، ٹھیک لگانا، آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہونا، پھول نچھاور کرنا۔

جملے	محاورات / ضرب الامثال
جب تم نے یہ ہم سر کرنے کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو گھبراؤ مت۔ مشکل تو پیش آئے گی مگر اوکھلی میں سردیا تو دھمکوں سے کیا ڈرتا۔	اوکھلی میں سردیا تو دھمکوں سے کیا ڈرتا
صرف تم ہی نہیں آج کل بے شمار اعلیٰ تعلیم یافتہ نوجوان ملازمت کے لیے دھکے کھاتے پھر رہے ہیں۔	دھکے کھانا

اناللہ پڑھنا	دھماکے کی آواز سن کر میں نے اناللہ پڑھا۔
خاک چھانا	مسلمانوں نے حصولِ علم کے لیے ملک ملک کی خاک چھانی۔
بلی کی طرح گھبرلنا	جب سے لاہور آیا ہوں بلی کی طرح گھبرلتا پھر رہا ہوں۔
شیطان کی آنت ہونا	بھئی! تمہاری کہانی تو شیطان کی آنت ہو گئی ہے ختم ہی نہیں ہوتی۔
پیٹ میں ہول اٹھنا	انردیودینے والے امیدوار کے پیٹ میں ہول اٹھ رہے تھے۔
ٹھیک لگنا	کراچی جاتے ہوئے ہم نے بہاولپور میں ٹھیک لگائی۔
آنے وال کا بھاؤ معلوم ہونا	جب خود کما کر گھر کا خرچ چلانا پڑے گا تو آنے وال کا بھاؤ معلوم ہو جائے گا۔
پھول نچھاور کرنا	برات پہنچی تو لڑکیاں دواہا پر پھول نچھاور کرنے لگیں۔

3: ”سفرنامہ کی خوبی یہ ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والوں کو معلومات اور تفصیل مہیا کرے اس طرح کہ پورا ماحول سمجھ میں آجائے۔“ آپ نے اپنے ملک میں یا ملک سے باہر کسی جگہ کا سفر کیا ہو تو اس کا حال اپنے لفظوں میں لکھیے:

جواب: دیکھیے حصہ مضامین (ایک تفریحی سفر)

4: درج ذیل مصادر کو ادی افعال کے طور پر اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

دینا، چکنا، آنا، جانا، اٹھنا، رہنا، ہونا، کرنا، لینا، چاہنا، رکھنا۔

مصادر	امدادی افعال کے طور پر جملوں میں استعمال
دینا	بچے نے سارا سبق فر فر سنا دیا تو ماں کا دل خوشی سے باغ باغ ہو گیا۔
چکنا	میں تو اپنا سارا کام ختم کر چکا ہوں۔
آنا	اتنی تعلیم حاصل کر کے بھی اسے بات کرنی نہیں آئی۔
جانا	اگر مجھے پتا چل جاتا تو میں فوراً آپ کی مدد کے لیے پہنچ جاتا۔
اٹھنا	وہ اس کی اچانک آمد کی خبر پر چونک اٹھا۔
رہنا	باپ بہت سمجھتا رہا مگر بیٹے کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی۔
ہونا	تم نے اکبر اعظم کے حالات زندگی کا مطالعہ تو کیا ہوگا۔
کرنا	صبح جلدی اٹھا کر دواؤں کا آغاز نماز سے کیا کرو۔
لینا	اس نے میری سب باتیں سن لیں مگر ان پر عمل نہ کیا۔
چاہنا	پروگرام بس شروع ہوا ہی چاہتا ہے۔
رکھنا	میں نے جیل کی آمد کی خبر سن رکھی تھی۔

5: درج ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کیجیے؟

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب
الامان	الَامَانُ	مراجعت	مُرَاجَعَتُ
شیرخوار	شَيْرُ خَوَارٍ	ذخار	ذَخَّار
اختراع	اِخْتِرَاعٌ	توسل	تَوَسَّلُ
تنوع	تَنَوُّعٌ	واللہ اعلم	وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

آپ بیتی

☆ اپنی ذاتی سرگزشت یا ذاتی احوال و واردات کا تحریری بیان آپ بیتی یا خودنوشت کہلاتا ہے۔ انگریزی میں اسے آٹو بائیو گرافی کہتے ہیں۔

کسی جاندار چیز کی آپ بیتی ہو یا کسی بے جان شے کی اس کے اہم اصول یہ ہیں:

الف: آپ بیتی میں واحد متکلم کا صیغہ (میں) استعمال کیا جاتا ہے۔

ب: آپ بیتی لکھنے والے کے لیے ضروری ہے کہ اس کا مشاہدہ اور مطالعہ بڑا گہرا ہو اور فرضی واقعات اور نقل پر بھی اصل کا گمان ہو۔

ج: واقعات اور حالات میں ایک منطقی ربط اور تسلسل ہو اور زبان روزمرہ گفتگو کے عین مطابق ہو۔

مندرجہ بالا باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اب آپ ایک دس روپے کے بوسیدہ نوٹ کی آپ بیتی لکھیے۔
جواب: دیکھیے حصہ آپ بیتی۔

6: بیگم اختر ریاض الدین کا مشہور سفر نامہ ”سات سمندر پار“ اپنے کالج کی لائبریری سے لے کر پڑھیے۔

جواب: طالب علم خود کوشش کریں۔

☆ اقتباسات کی سیاق و سباق کے حوالے سے تشریح

اقتباس 1: ”جزیرہ ہوائی کی یہ ایک رسم دیرینہ ہے کہ ہر آنے والے کا پھولوں کے حسین گجروں سے استقبال کیا جاتا ہے، اس لیے ارمان تھا کہ کم از کم میاں تو پھول نچھاور کرنے پہنچ جائیں گے لیکن میاں ریاض الدین صاحب حسب معمول غائب، رات کا وقت، مجھے ان کا پتا بھی نہیں معلوم۔ جناب بلبی کی طرح تین گھر تبدیل کر چکے تھے۔ ہوائی کی یونیورسٹی میں فون کیا تو انھوں نے کہا، ایسٹ ویسٹ سنٹر سے پوچھو۔“ (سرمایہ اُردو 12، صفحہ 68)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : ہوائی

مصنفہ کا نام : بیگم اختر ریاض الدین

سیاق و سباق: مصنفہ نے ”ہوائی“ کے سفر کی داستان بہت دلکش انداز میں تحریر کی ہے۔ سفر کے آغاز میں انھوں

نے اپنی جائے پیدائش کلکتہ بھی دیکھا۔ وہ ہانگ کانگ اور ٹوکیو سے ہوتی ہوئی ہونولولو پہنچیں، جہاں ان کے شوہر ریاض الدین مقیم تھے۔ ہوائی میں قیام کے دوران میں انھوں نے ان جزائر کے قدرتی حسن اور دل فریبی کا جی بھر کے مشاہدہ کیا۔ وہ سپر مارکیٹ بھی گئیں جو امریکی سرمایہ داری نظام کا نمونہ ہے اور ایسٹ ویسٹ سنٹر اور ہوائی یونیورسٹی بھی دیکھی جو امریکہ اور مغرب کی علم دوستی کی مثالیں ہیں۔ مصنفہ ہوائی پہنچیں تو ان کے شوہر استقبال کے لیے ایئر پورٹ نہ آئے جس کے باعث مصنفہ کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

تشریح: مصنفہ بیگم اختر ریاض الدین نے اپنے شوہر کو بذریعہ تار اپنے ہونولولو پہنچنے کی تاریخ سے مطلع کر دیا تھا۔ وہ تین ماہ بعد اپنے شوہر سے ملنے ہوائی پہنچی تھیں اور انھیں اُمید تھی کہ میاں ریاض الدین ان کا استقبال کرنے کے لیے ایئر پورٹ پر موجود ہوں گے۔ بیگم اختر کو ہوائی کے اس دیرینہ رواج کے متعلق بھی معلوم تھا کہ وہاں ہر مہمان کا استقبال پھولوں کے خوبصورت اور خوشبو بھرے گجروں سے کیا جاتا ہے۔

انھیں توقع تھی کہ اور کوئی نہ سہی، کم از کم ان کے شوہر تو پھول نچھاور کرنے کے لیے پہنچ ہی جائیں گے لیکن اس وقت انھیں سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑا جب ہونولولو ایئر پورٹ پہنچنے پر انھوں نے میاں ریاض الدین کو غیر حاضر پایا۔ رات کا وقت تھا اور بیگم اختر کو اپنے شوہر کی رہائش گاہ کا پتا بھی معلوم نہ تھا۔ دراصل ریاض الدین خوش باش اور بے فکر طبیعت کے مالک تھے اور ہوائی پہنچنے کے بعد تین گھر تبدیل کر چکے تھے۔ ان کا پتا معلوم کرنے کے لیے بیگم اختر نے ہوائی یونیورسٹی فون کیا تو جواب ملا کہ ایسٹ ویسٹ سنٹر سے پوچھیں۔ اس طرح ہوائی کی زمین پر قدم رکھتے ہی بیگم اختر کو غیر متوقع صورت حال سے دوچار ہونا پڑا۔

اقتباس 2: ”سپر مارکیٹ ایسی شیطان کی آنت ہے کہ دل چاہتا ہے کہ خود ڈرائی میں لٹک جائیں۔ اس ادارے کی افراط دیکھ کر انسان ایشیا، افریقہ کی بھوک اور قحط بھول جاتا ہے۔ اس جگہ بلا ارادہ اور بلا ضرورت خریداری کرنی پڑتی ہے۔ ہر شے کی پچاس قسمیں اور ہر قسم چھت تک چنی ہوئی۔ ہر دوسرے قدم میں سیل لکھا ہوا۔ اگر نقد نہیں تو ادھار لیجیے۔“ (سرمایہ اُردو 12، صفحہ 71)

حوالہ متن: سبق کا عنوان : ہوائی

مصنفہ کا نام : بیگم اختر ریاض الدین

سیاق و سباق: مصنفہ نے ہوائی کی سیاحت کا احوال خوبصورت لہجے میں بیان کیا ہے۔ کلکتہ، ہانگ کانگ اور ٹوکیو سے ہونولولو تک ہوائی سفر کی جزئیات خاصی دلچسپ ہیں۔ مصنفہ ہونولولو ایئر پورٹ پہنچیں تو ان کے شوہر استقبال کے لیے موجود نہ تھے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ تار کا مضمون سمجھنے میں غلط فہمی ہو گئی تھی۔ ہوائی میں قیام کے دوران میں مصنفہ نے جزائر کے بے مثال حسن کا مشاہدہ بھی کیا اور ایسٹ ویسٹ سنٹر اور ہوائی یونیورسٹی جیسے تعلیمی اور تحقیقی اداروں کا ماحول بھی دیکھا۔ ایک شام وہ سپر مارکیٹ گئیں جو امریکی سرمایہ داری اور طرز حیات کا مظہر ہے۔ ہمارے ہاں کے دس مکمل بازار اس ایک مارکیٹ میں سما سکتے ہیں۔ سپر مارکیٹ پہنچ کر خواتین کی

آنکھیں اور بنوئے کھل جاتے ہیں اور سامان کی بہتات انھیں وہ چیزیں خریدنے پر بھی مجبور کر دیتی ہے جن کی ضرورت نہیں ہوتی۔

تشریح: ہوائی کی سپر مارکیٹ امریکی نظام معیشت کے بنیادی اور مرکزی نکتہ یعنی کسی بھی قیمت پر زائد و زنی اور نفع کمانے کی آئینہ دار تھی۔ امریکہ سرمایہ داری نظام کا علمبردار ہے اور چاہتا ہے کہ ساری دنیا اس کی تقلید میں فری مارکیٹ اکانومی کے اصول کو اپنالے جو بظاہر ایک خوش نما نعرہ لیکن درحقیقت اخلاقیات کی جز کاٹنے والا یہودہ تصور ہے۔ سرمایہ داری نظام میں روپیہ ہی اصل قدر ہے اور اس کے حصول کے لیے روحانی اور دینی اقدار کو پامال کرنا بالکل جائز تصور کیا جاتا ہے۔ یہ سسٹم امیر کو امیر تر کرتا اور غریب سے روکھی سوکھی بھی چھین لیتا ہے۔ سپر مارکیٹ کے تصور نے چھوٹے کاروباری طبقے کو ختم کر کے رکھ دیا۔ یہ مارکیٹ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتی۔ ہمارے شہروں کے دس بڑے اور مرکزی بازار اس کی ایک لپیٹ میں آ سکتے ہیں گویا سپر مارکیٹ کے تصور نے وہ منافع جسے ہزاروں تاجروں میں تقسیم ہوتا تھا، ایک ہی سرمایہ دار کی تجوری میں پہنچا دیا ہے۔ سپر مارکیٹ میں سامان کی فراوانی دیکھ کر ایشیا اور افریقہ کی بھوک اور قحط سالی بھول جاتی ہے۔ مارکیٹ میں شاپنگ کرتے کرتے انسان تھک جاتا ہے اور اس کا جی چاہتا ہے کہ وہ خود بھی اشیائے صرف رکھنے والی اس ٹرائی میں لیٹ جائے جسے وہ اپنے ساتھ گھسینتا ہوا لارہا ہے۔ یہاں آ کر آدمی وہ چیزیں بھی خرید لیتا ہے جنھیں خریدنے کی کوئی ضرورت یا ارادہ نہیں ہوتا۔ ہر شے کی پچاس قسمیں موجود ہیں۔ جگہ جگہ ”سیل“ یعنی سستے سامان کی فراہمی کی دعوت تحریر کر دی گئی ہے۔ نقدی سے محروم لوگوں کے لیے یہ سہولت بھی موجود ہے کہ وہ ادھار خرید لیں یعنی سامان قسطوں پر لے جائیں اس پیشکش کے پس منظر میں بھی سرمایہ داری نظام کا یہ کریہہ حربہ کارفرما ہے کہ قسطوں پر سامان خریدنے والے سے اصل قیمت سے ڈیڑھ دو گنا قیمت وصول کی جاتی ہے۔

مزید معروضی سوالات

س: مصنفہ کو ٹوکیو سے ہونولولو تک سفر کے متعلق کیا بتایا گیا تھا؟

ج: مصنفہ کو ایک صاحب نے ڈرایا تھا کہ ٹوکیو سے ہونولولو تک نیچے بحر الکاہل ہوتا ہے اور اُد پر خدا، کہیں زمین کا ذرا سا ٹکڑا بھی ڈھارس کے لیے دکھائی نہیں دیتا۔ طوفان آ جائے تو پھر الامان!

س: مصنفہ نے کلکتہ کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا ہے؟

ج: کلکتہ مصنفہ کی جائے پیدائش ہے لیکن ایئر پورٹ سے پولیس اسٹیشن تک انہیں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ وہ لکھتی ہیں کہ خدا کسی شریف انسان کو کلکتہ نہ لے جائے۔ اگر مرزا غالب نے اس میں کچھ دیکھا تو ہندوستانی کسٹم آفیسر اور بنیا پولیس سے پہلے دیکھا ہوگا۔

س: بین ایم جہاز کے لرز نے پر جاپانی تاجر نے مصنفہ سے کیا کہا؟

ج: جاپانی تاجر نے مصنفہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ یہ تو کچھ بھی نہیں۔ ٹوکیو سے ہوائی جاؤ گی تو جہاز ایسے اچھلے گا

جیسے چھانچ میں گئی ہوں۔

س: مصنفہ کے میاں ان کا استقبال کرنے کے لیے ہوائی ایئر پورٹ کیوں نہ پہنچ سکے؟

ج: تار پڑھنے میں غلط فہمی ہو گئی۔ ہوائی کا وقت جاپان کے وقت سے چوبیس گھنٹے پیچھے ہے۔ اس لیے اکثر تاریخوں میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔

س: مصنفہ نے جزیرے کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا ہے؟

ج: چاروں طرف زمرد کی آمریت تھی یعنی سبزہ ہی سبزہ تھا۔ جزیرے اوواہ میں کہنہ مشق کائنات از سر نو شباب پر آئی ہے۔ اس کے ننھے منے رقبے میں فطرت کا ہر رنگ ہر انگ پایا جاتا ہے۔ یہ وجدانی حسن میں ذوبا ساحل ہے۔ جنوبی یورپ کے آبی کناروں سے زیادہ نیلا اور چمکیلا ہے۔

س: مصنفہ نے سپر مارکیٹ کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا ہے؟

ج: سپر مارکیٹ امریکی سرمایہ داری نظام کی مظہر ہے۔ یہ دس بازاروں کا مہا گرو ہے۔ انا رکلی اور مال روڈ کی ساری دکانوں کا سامان اس کی ایک لپیٹ میں سما جائے ہر شے کی پچاس قسمیں اور ہر قسم چھت تک چنی ہوئی ہے۔ اس جگہ بلا ارادہ اور بلا ضرورت خریداری کرنی پڑتی ہے۔

س: مصنفہ کے میاں نے کیا خریداری کر رکھی تھی؟

ج: مصنفہ کی غیر موجودگی میں ان کے میاں نے گھر کا کچھ سامان مثلاً سیکنڈ ہینڈ کارٹیلی ویشن، صوفہ، گراموفون، ٹیپ ریکارڈ اور باغ کی بلکی کرسیاں خریدی تھیں۔

س: مصنفہ کے میاں نے جو کار خریدی وہ کیسی تھی؟

ج: کار 1857ء کا ماڈل تھی جب چلتی تو دنیا دیکھتی اور رکتی تو دنیا شکر ادا کرتی تھی۔ اس کے پراسرار پٹانے نہ معلوم کہاں سے پھونٹے تھے۔

س: پڑانا ٹیلی ویشن کیسا تھا اور اسے چلانے کا کیا طریقہ تھا؟

ج: پڑانا ٹیلی ویشن کچھ ایسا برا نہ تھا۔ دودھپ لگا دیا گرم کبیل ڈالو تو اس کے کالے سفید تر مرے ناچنے بند ہو جاتے تھے۔ پھر گھنٹوں صبح چلتا تھا البتہ چینل بدلنے پر خراب ہو جاتا تھا اور پھر تھپڑوں سے چلتا تھا۔

س: ہوائی کی یونیورسٹی میں کن ممالک اور خطوں کے طلباء زیر تعلیم تھے؟

ج: ہوائی کی یونیورسٹی میں جنوبی بحر الکاہل جاپان، انڈونیشیا، برما، ملائیا، فلپائن، کوریا، ویتنام، فجی کے جزائر، آسٹریلیا، پاکستان، ہندوستان، یورپ اور امریکا کے طلباء زیر تعلیم تھے۔

س: سبق 'ہوائی' کس کی تحریر ہے؟

ج: سبق 'ہوائی' انجیم اختر، ریاض الدین کی تحریر ہے۔

س: نوکیو سے ہونو لو او تک نیچے کیا ہوتا ہے؟

ج: ان دونوں شہزادوں کے سفر میں نیچے بحر الکاہل ہوتا ہے۔

س: مصنفہ کے میاں کتنا عرصہ پہلے جا چکے تھے؟

ج: مصنفہ کے میاں تین مہینے پہلے جا چکے تھے۔

س: گھر سمیٹ کر کہاں بند کیا؟

ج: گھر سمیٹ کر گیراج میں بند کیا۔

س: سب سے چھوٹی بیٹی کالج کے کس سال میں تھی؟

ج: سب سے چھوٹی بیٹی کالج کے پہلے سال میں تھی۔

س: دونوں بڑی لڑکیوں کے کس چیز کے امتحان تھے؟

ج: دونوں بڑی لڑکیوں کے بی۔ اے کے امتحانات تھے۔

س: بڑی دو لڑکیوں کو کب آتا تھا؟

ج: بڑی دو لڑکیوں کو اڑھائی مہینے بعد آتا تھا۔

س: مصنفہ نے کہاں پہنچ کر بی، او، اے سی کا ٹکٹ بک کروایا؟

ج: مصنفہ نے کراچی پہنچ کر بی، او، اے سی کا ٹکٹ بک کروایا۔

س: اس غریب ایئر لائن سے جانے کے لیے کتنے گھنٹے کی گنجائش رکھنی چاہیے؟

ج: مصنفہ کے خیال میں اس ایئر لائن سے جانے کے لیے 24 گھنٹے کی گنجائش رکھنی چاہیے۔

س: اگر 26 کو جانا ہو تو سیٹ کب بک کرانی چاہیے؟

ج: چونکہ 24 گھنٹے کی گنجائش رکھنی ہے، اس لیے ایک دن پہلے یعنی 25 کی سیٹ بک کرانی چاہیے۔

س: یہ لائن کتنے منٹ سے کم لیٹ ہونا کسرِ شان سمجھتی ہے؟

ج: یہ لائن چودہ سو چالیس منٹ سے کم لیٹ ہونا کسرِ شان سمجھتی ہے۔

س: کلکتہ سے مصنفہ کہاں روانہ ہوئیں؟

ج: کلکتہ سے مصنفہ ہانگ کانگ روانہ ہوئیں۔

س: ہانگ کانگ سے تازہ دم ہو کر کہاں روانہ ہوئے؟

ج: ہانگ کانگ سے تازہ دم ہو کر ٹوکیو روانہ ہوئے۔

س: مصنفہ ٹوکیو میں کتنے دن ٹھہریں؟

ج: مصنفہ ٹوکیو میں دو دن کے لیے ٹھہریں۔

س: ہوائی کے دارالسلطنت کا نام کیا ہے؟

ج: ہوائی کے دار السلطنت کا نام ہونولولو ہے۔

س: جہاز ہونولولو میں کتنے بجے اُترا؟

ج: جہاز ہونولولو میں ساڑھے دس بجے اُترا۔

س: جزیرہ ہوائی کی دیرینہ رسم کیا ہے؟

ج: جزیرہ ہوائی کی دیرینہ رسم یہ ہے کہ ہر آنے والے کا پھولوں کے حسین گجروں سے استقبال کیا جاتا ہے۔

س: بیگم اختر ریاض الدین کے شوہر کتنے گھر بدل چکے تھے؟

ج: جناب بلی کی طرح تین گھر تبدیل کر چکے تھے۔

س: میاں کی سہیلیوں نے کیا سمجھایا؟

ج: میاں کی سہیلیوں نے سمجھایا کہ تار پڑھنے میں غلط فہمی ہو گئی تھی۔

س: ہوائی کا وقت جاپان کے وقت سے کتنے گھنٹے پیچھے ہے؟

ج: ہوائی کا وقت جاپان کے وقت سے 24 گھنٹے پیچھے ہے۔

س: رات کو کتنے بجے تک اودھم مچتا رہا؟

ج: رات کو دو بجے تک اودھم مچتا رہا۔

س: چینٹری میں کتنے دن سے برتن بغیر دھلے پڑے تھے؟

ج: چینٹری میں پانچ دن سے برتن بغیر دھلے پڑے تھے۔

س: ہارڈ بالٹڈ ہیگرنی کون تھا؟

ج: ہارڈ بالٹڈ ہیگرنی ہوائی کا مشہور پہلوان اور ہیوی ویٹ چمپئن تھا۔

س: مصنفہ کی جس بیٹی نے اس کے ساتھ سارا دن گھر کی صفائی کی اس کا نام کیا تھا؟

ج: مصنفہ کی بیٹی کا نام ناز تھا۔

س: اگلے دن انہوں نے کہاں پکنک منائی؟

ج: اگلے دن انہوں نے ہنوما بے پر پکنک منائی۔

س: ہنوما بے کس لیے مشہور تھا؟

ج: یہ ساحل آبی مخلوق کے لیے مشہور تھا۔

س: یہ سپر مارکیٹ کتنے بازاروں کا مہا گرو ہے؟

ج: مصنفہ کے خیال میں یہ سپر مارکیٹ دس بازاروں کا مہا گرو ہے۔

س: مصنفہ نے پہلے پہلے کتنے ڈالر کی کھانے پینے کی چیزیں لیں؟

ج: مصنفہ نے پہلے بلے میں 32 ڈالر کی چیزیں خریدیں۔

س: کارکس ماڈل کی تھی؟

ج: کارشاید اتنی پرانی نہ ہو لیکن مصنفہ طنزیہ انداز میں بتاتی ہیں کہ وہ 1857ء ماڈل کی تھی۔

س: امریکا کی فیڈرل حکومت نے ہوائی میں جو عظیم الشان مرکز کھولا ہے اس کا نام بتائیں؟

ج: امریکا کی فیڈرل حکومت کے اس مرکز کا نام ایسٹ ویسٹ سنٹر ہے۔

س: سینٹر سکا لرز کتنے ڈالر وظیفہ ہر مہینے پاتے ہیں؟

ج: سینٹر سکا لرز بارہ سو ڈالر وظیفہ ہر مہینے پاتے ہیں۔

س: کورس کی میعاد کتنی ہوتی ہے؟

ج: اس کورس کی میعاد دس مہینے یا ایک سال ہوتی ہے۔

س: اس مغرب و مشرق کے مرکز کی کیا چیز دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے؟

ج: مغرب و مشرق کے مرکز کے جاپانی باغ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

س: گارڈینیا کہاں کا پھول ہے؟

ج: گارڈینیا جزائر شیمیٹی کا مشہور پھول ہے۔

س: ایسٹ ویسٹ سنٹر کی فضا میں پایا جانے والا سب سے دل پذیر عنصر کون سا ہے؟

ج: اس مرکز میں بین الاقوامی طلبہ کا رابطہ ضبط بہت دلپذیر ہوتا ہے۔

س: سبق ہوائی ادب کی کونسی صنف سے تعلق رکھتا ہے؟

ج: یہ سفر نامہ ہے۔

○○○